ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ڈراپ شپنگ کی شرعی حیثیت ایک تحقیقی جائزہ

THE SHARIAH STATUS OF DROP SHIPPING: A RESEARCH-BASED STUDY

Nisha Abbasi
Mphil Scholar' DITC' NUML Islamabad
Hafeez Ur Rahman Salik
Mphil Scholar' DITC' NUML Islamabad

Abstract:

Drop shipping is a modern e-commerce business model in which a seller markets and sells products without physically possessing or storing them. Instead, upon receiving an order, the seller purchases the product from a third-party supplier who ships it directly to the customer. Islam permits trade as a lawful means of earning livelihood while strictly emphasizing adherence to halal principles. This research paper critically examines online and digital trade with a particular focus on drop shipping. It explores the concept, operational mechanisms, advantages, and disadvantages of drop shipping, and analyzes it in the light of Quran, Sunnah, and classical as well as contemporary juristic opinions. The study highlights the conditions under which drop shipping may be considered permissible or impermissible according to Islamic jurisprudence, aiming to provide clear guidance for Muslims engaged in modern commercial practices while remaining within the boundaries of Shariah.

Keywords:

Drop shipping, Online Trade, Islamic Jurisprudence, Halal Business, Shariah Principles

موضوع کا تعارف:

اللہ تعالیٰ نے انسان کی تخلیق ہی اس انداز میں فرمائی ہے کہ وہ کھائے پیے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا۔ اور اس کھانے پینے، پیٹ بھرنے اور ضروریاتِ زندگی کو پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے انسان کو مختلف ذرائع اختیار کرنے کی اجازت بھی دی ہے، ساتھ ہی حرام سے بچنے اور حلال طریقے سے رزق کمانے کا حکم بھی دیا ہے۔ قدیم زمانے سے ہی انسان مختلف قسم کی تجارت کرتا چلا آرہا ہے۔ اگر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت کا جائزہ لیا جائے تو اس وقت کفارِ قریش تجارت کے لیے شام اور یمن کی طرف سفر کیا کرتے تھے۔ قرآنِ پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے قریش کے سردیوں اور گرمیوں کے تجارتی سفروں کا ذکر فرمایا ہے کہ وہ تجارتی قافلے لے کر مختلف علاقوں کا سفر کرتے تھے۔ اُس زمانے میں تجارت زیادہ تر سفر، قافلوں اور جسمانی نقل و حمل کے ذریعے ہوتی تھی۔

پھر آہستہ آہستہ وقت کے بدلنے کے ساتھ انسانوں نے ترقی کی، نئے وسائل اور نئے راستے اختیار کیے، اور مختلف ادوار میں تجارت میں مزید تیزی آتی گئی۔ موجودہ دور میں ٹرانسپورٹ، مواصلات اور جدید ٹیکنالوجی کی ایجاد نے تجارت کے بے شمار نئے مواقع پیدا کر دیے ہیں۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کی بدولت مختلف تجارتی پلیٹ فارم وجود میں آئے۔ آج کے دور میں بالخصوص ڈیجیٹل، آن لائن اور ای۔کامرس (E-Commerce) کے پلیٹ فارمز نے تجارت میں ایک نیا انقلاب برپا کر دیا ہے، اور اکثر لوگ اسی جدید طرز کے کاروبار کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

اس جدید نظامِ تجارت کا ایک فائدہ یہ ہے کہ جس طرح پہلے زمانے میں بڑے بڑے گودام خریدنا اور اُن میں اپنا سامان ذخیرہ کر کے پھر فروخت کرنا پڑتا تھا، اب آن لائن ڈیجیٹل تجارت، خصوصاً ڈراپ شپنگ (Drop Shipping) وغیرہ میں یہ ضروری نہیں رہا کہ آپ کے پاس اپنا اسٹاک یا گودام ہو، بلکہ آپ آن لائن، دوسرے سپلائر یا کلائنٹ کے ذریعے خرید و فروخت کر سکتے ہیں۔ اس طرح جدید ٹیکنالوجی نے تجارت کے میدان میں ایک عظیم انقلاب برپا کر دیا ہے۔

تاہم اس کے ساتھ ساتھ پہلی زمانے کی تجارت کے جو احتیاطی پہلو تھے، اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے تجارت کے بارے میں جو احکامات اور آداب عطا فرمائے، وہ آج بھی اسی طرح برقرار ہیں۔ تجارت میں کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا، مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس چیز کے تم خود مالک نہیں، اسے مت بیچا کرو۔ اسی طرح حلال اور حرام کے بارے میں "آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ حلال بھی واضح ہے، حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں"، جن سے بھی بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔

لہٰذا حلال و حرام کے اس پورے باب میں آج کے دور کی تجارت، خصوصاً آن لائن تجارت، ڈراپ شپنگ کے حوالے سے ایک بڑا سوال کھڑا ہو گیا ہے کہ آیا یہ کاروبار شرعاً جائز ہیں یا نہیں؟ ان کا کرنا کیسا ہے؟ اس ریسرچ پیپر میں خاص طور پر آن لائن اور ڈیجیٹل کاروبار کی صورتوں میں سے خصوصاً ڈراپ شپنگ کا جائزہ لیں گے کہ

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ڈراپ شپنگ کسے کہتے ہیں، اس کے کیا فوائد اور کیا نقصانات ہیں؟ اور علمائے کرام وفقہائے عظام اس کے بارے میں کیا رائے رکھتے ہیں، کن صورتوں میں اسے جائز کہتے ہیں اور کن صورتوں میں ناجائز قرار دیتے ہیں۔ یہ آرٹیکل آن لائن خرید وفروخت اور ڈراپ شپنگ کا مکمل تجزیہ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں کرے گی۔

ضرورت اور اہمیت:

اس موضوع کی اہمیت بہت زیادہ ہے، کیونکہ انسان کی عبادت اور اعمالِ صالحہ کا دار و مدار حلال کمائی اور حلال خوراک پر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ وَاشْكُرُوا لِلَّهِ﴾[1]

ترجمہ: اے ایمان والو! ہم نے جو پاکیزہ چیزیں تمہیں عطا کی ہیں، اُن میں سے کھاؤ، اور اللہ کا شکر ادا کرو۔

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا کہ پہلے پاکیزہ، حلال اور طیب رزق کھاؤ، پھر اس کے بعد نیک اعمال بجالاؤ۔ یعنی عملِ صالح کی بنیاد ہی پاک رزق پر ہے۔ سیرتِ طیبہ ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلال وحرام کے معاملے میں انتہائی محتاط تھے۔ آپ ﷺ معمولی مشتبہ چیز بھی استعمال نہیں فرماتے تھے۔

حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بچپن میں راستے سے کھجور اٹھا کر منہ میں ڈالنے لگے تو آپ ﷺ نے فوراً فرمایا:

«كِخْ كِخْ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ؟»[2]

اے بچے! نکالو اسے... کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے؟

یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے اہلِ بیت کو بھی حلال وحرام کے معاملے میں سختی سے تربیت فرماتے تھے۔

آج کے دور میں ہمارے معاشرے میں حلال وحرام کا امتیاز کمزور پڑتا جارہا ہے۔ لوگ رزق حاصل کرتے وقت یہ نہیں دیکھتے کہ کمائی کا ذریعہ جائز ہے یا نہیں۔ تجارت میں دھوکا، غلط بیانی، کم مقدار، غلط چیز بیچنا، اور خاص طور پر آن لائن تجارت میں کچھ اور دکھا کر چیز کچھ اور بھیج دینا یہ سب عام ہو چکا ہے۔

جبکہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

« الحلال بيّن والحرام بيّن، وبينهما أمور مشتبهات... فمن اتقى الشبهات فقد استبرأ لدينه وعرضه [3]

حلال واضح ہے اور حرام بھی واضح ہے، اور ان کے درمیان کچھ مشتبہ چیزیں ہیں... جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ گیا اس نے اپنے دین اور اپنی عزت کو محفوظ کر لیا۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا:

«من أكل لقمة من حرام لم تُقبل له صلاة أربعين ليلة»

جو شخص حرام کا ایک لقمہ کھالیتا ہے، اس کی چالیس دن کی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

اگرچہ یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ امام ابن تیمیہ نے اس سے موضوع کہا ہے لیکن اس حدیث کی تائید دوسری حدیث موجود ہے کہ حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے

عَنْ أَبِي حَازِمٍ ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ اللَّهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ إِلَّا طَيِّبًا ، وَإِنَّ اللَّهَ أَمَرَ الْمُؤْمِنِينَ بِمَا أَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِينَ، فَقَالَ: يَأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ سورة المؤمنون آية 51، وَقَالَ: يَأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيلُ السَّفَرَ أَشْعَثَ أَغْبَرَ، يَمُدُّ يَدَيْهِ إِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَا رَبِّ، وَمَطْعَمُهُ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهُ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهُ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَأَنَّى يُسْتَجَابُ لِذَلِكَ ".

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''اے لوگو! اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک (مال) کے سوا (کوئی مال) قبول نہیں کرتا، اللہ نے مومنوں کو بھی اسی بات کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: «يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ»

---

[1] البقرۃ:172

[2] صحیح بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب من تکلم بالفارسیۃ والرطانۃ حدیث نمبر 3072

[3] سنن ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب الوقاف عند الشبهات حدیث نمبر 3984

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اے پیغمبران کرام! پاک چیزیں کھاؤ اور نیک کام کرو، جو عمل تم کرتے ہو، میں اسے اچھی طرح جاننے والا ہوں اور فرمایا: «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ» اے مومنو! جو پاک رزق ہم نے تمہیں عنایت فرمایا ہے، اس میں سے کھاؤ۔ پھر آپ نے ایک آدمی کا ذکر کیا جو طویل سفر کرتا ہے، بال پراگندہ اور جسم غبار آلود ہے۔ (دعا کے لیے) آسمان کی طرف اپنے دونوں ہاتھ پھیلاتا ہے، اے میرے رب! اے میرے رب! جبکہ اس کا کھانا حرام کا ہے، اس کا پینا حرام کا ہے، اس کا لباس حرام کا ہے اور اس کو غذا حرام کی ملی ہے، تو اس کی دعا کہاں سے قبول ہو گی۔"[4]

یہ بات اس حقیقت کو مزید واضح کرتی ہے کہ بغیر حلال کمائی کے نہ عبادت مقبول ہوتی ہے اور نہ انسان کی روحانی کیفیت درست رہتی ہے۔

قیامت کے دن مال کے متعلق سوالات:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن بنی آدم کے قدم اس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک وہ چار سوالات کے جواب نہ دے دیں۔ ان میں سے ایک اہم سوال مال کے متعلق ہے۔

«لَا تَزُولُ قَدَمَا عَبْدٍ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتَّى يُسْأَلَ... عَنْ مَالِهِ مِنْ أَيْنَ اكْتَسَبَهُ وَفِيمَ أَنْفَقَهُ»[5]

قیامت کے دن انسان کے قدم اُس وقت تک نہیں ہلیں گے جب تک اس سے پوچھ نہ لیا جائے... اپنے مال کے بارے میں کہ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا۔

یہ حدیث اس بات کو دوٹوک انداز میں بیان کرتی ہے کہ انسان مال کے ہر ذرّے کا جواب دینے پر مجبور ہو گا۔ آج اگر انسان دھوکے سے، جھوٹ بول کر، ناجائز طریقوں سے کما رہا ہے تو کل وہ نہ بہانہ بنا سکے گا، نہ جھوٹ بول سکے گا، کیونکہ اللہ ربّ العالمین عالمُ الغیوب ہے جسے ہر چیز کا علم ہے۔

جدید دور کی تجارت اور جواب دہی:

موجودہ دور میں آن لائن تجارت، ای۔کامرس، ڈراپ شپنگ اور دیگر ڈیجیٹل طریقے عام ہو چکے ہیں۔ مگر مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں ہر نئے طریقے کو بغیر سوچے سمجھے اختیار نہیں کرنا چاہیے بلکہ یہ ضرور دیکھنا چاہیے کہ

- کیا یہ طریقہ شریعت کے مطابق ہے؟
- کیا اس میں دھوکا، غرر یا سود تو نہیں؟
- کیا اس میں حلال و حرام کا امتیاز باقی رہتا ہے؟
- کیا یہ مشتبہ معاملات میں تو شامل نہیں؟

اسی بنا پر اس تحقیقی مقالے میں جدید تجارت کے ایک اہم موضوع ڈراپ شپنگ کا مکمل شرعی و فقہی تجزیہ کریں گے۔

- یہ کیا ہیں؟
- کیسے کام کرتے ہیں؟
- ان کے فائدے اور نقصانات کیا ہیں؟
- علماء کی آراء کیا ہیں؟
- کن صورتوں میں جائز اور کن میں ناجائز ہیں؟
- مشتبہ معاملات کون سے ہیں؟

یہ پوری تحقیق اس لیے اہم ہے کہ اسلام میں عقیدہ، عبادت اور اعمال کی قبولیت سب کی بنیاد حلال کمائی پر رکھی گئی ہے۔ اور ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ ہر کسب و کمائی سے پہلے یہ دیکھے کیا یہ طریقہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو راضی کرنے والا ہے یا نہیں؟

سابقہ کام کا جائزہ (Literature Review)

- ڈراپ شپنگ کے فقہی پہلو: اسلامی اصولوں کی روشنی میں تحقیقی جائزہ، مریم آصف

---

[4] صحیح مسلم/کتاب الزکاۃ/باب قبول الصدقۃ من الکسب الطیب وتربیتھا حدیث: 2346

[5] جامع ترمذی/کتاب صفۃ القیامۃ والرقائق والورع عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب فی القیامۃ/حدیث: 2416

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

Lecturer, Islamic studies, Govt. Associate college(w) Chawinda,Al-Marjan, −333 ,(3)2 353,Sialkot Pakistan,2024

- ڈراپ شپنگ کی تاریخ اور ارتقاء: ایک تحقیقی مطالعہ, Maryam Asif, Vol. 4 No. 01 (2024),An International Journal of Islamic & Social Sciences
- جدید تجارتی شکل "ڈراپ شپنگ" کا تحقیقی مطالعہ, Dr. Hafiz Saeed ur Rehman.Pakistan Research Journal of Social Sciences, 2(3).2023
- Prevalence of Drop Shipping and Shariah Rulings,M Asif, S Gulzar - Al-Āfāq Islamic Research Journal, 2023
- Dropshiper from an Islamic economic perspective, economy, innovation, and digitalbusiness,Nurlailiyah Aidatus Sholihah,Burhanudin,AMCA Journal of Religion and Society, 2(1),

مذکورہ بالا علمی کام اگرچہ ڈراپ شپنگ کے تاریخ اور ارتقا اور شرعی پہلوؤں پر متعدد تحقیقات موجود ہیں، تاہم زیادہ تر مطالعات اس کے جواز یا عدمِ جواز کو نظری اور اصولی سطح تک محدود رکھتی ہیں۔ جدید ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر ڈراپ شپنگ کے عملی اطلاق، شریعت کے مطابق وکالت اور بیع سلم ماڈلز کی عملی تشکیل، ڈراپ شپنگ کے فوائد اور نقصانات، صارفین کے ساتھ شفافیت اور اخلاقی ذمہ داری، اور ڈراپ شپنگ کی مختلف جدید صورتوں پر الگ الگ فقہی احکام کا جامع تجزیہ اب تک واضح طور پر سامنے نہیں آسکا۔ اس لیے ایسی تحقیق ضرورت باقی ہے جو کلاسیکی فقہی اصولوں کو جدید ای۔کامرس کے عملی تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ کرتے ہوئے واضح اور قابلِ عمل شرعی رہنمائی فراہم کرے۔

تحقیقی سوالات (Research Questions)

1. ڈراپ شپنگ کیا ہے اور اس کا بنیادی طریقہ کار کیا ہے؟
2. ڈراپ شپنگ کے فوائد اور نقصانات کیا ہیں؟
3. اسلامی فقہ کی روشنی میں ڈراپ شپنگ کی جائز اور ناجائز صورتیں کون سی ہیں؟

مقاصدِ تحقیق (Research Objectives)

1. ڈراپ شپنگ کے بنیادی تصوّرات اور اُن کی ساخت کا تجزیاتی جائزہ لینا۔
2. ڈراپ شپنگ کے ممکنہ فوائد و نقصانات کا تقابلی مطالعہ کرنا۔
3. اسلامی فقہ کی روشنی میں ڈراپ شپنگ کی جائز اور ناجائز صورتوں کا مفصل فقہی جائزہ پیش کرنا۔

منہج تحقیق:

اس تحقیق میں تجزیاتی، استدلالی اور عملی (Practical) طریقہ کار اختیار کیا گیا ہے۔ موضوع سے متعلق اہم علمی و تحقیقی مواد، معتبر لٹریچر، جدید مضامین، فقہی تحریروں اور معاصر علماء کی آراء کا گہرا مطالعہ کیا گیا تاکہ ڈراپ شپنگ اور جدید ای۔کامرس کے بنیادی تصورات اور عالمی نظریات واضح ہو سکیں۔

اسی طرح ڈراپ شپنگ کے کاروباری ماڈلز، سپلائی چین، عملی مراحل اور اس کے فوائد و نقصانات کا تقابلی جائزہ بھی لیا گیا ہے، جس میں معاشی، سماجی اور اخلاقی اثرات کو شامل کیا گیا۔ موضوع کی عملی فہم کو بہتر بنانے کے لیے نہ صرف جدید ویب سائٹس، آن لائن ریسرچ پلیٹ فارمز اور ڈیجیٹل ذرائع سے استفادہ کیا گیا، بلکہ ڈراپ شپنگ کے ماہرین (Experts) سے ملاقات کر کے ان کی آراء، تجربات اور عملی رہنمائی کو بھی اس تحقیق کا حصہ بنایا گیا۔ یہ پہلو تحقیق کو محض نظری نہیں بلکہ زمینی حقیقت سے قریب بناتا ہے۔ ڈراپ شپنگ کے فوائد و نقصانات کو معاشی حقائق کی روشنی میں پرکھا گیا ہے، پھر ان جدید نظاموں کو اسلامی فقہ کے اصولوں جیسے بیع، وکالت، سَلَم پر جانچا گیا تاکہ ان کی جائز و ناجائز صورتیں واضح ہو سکیں۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ڈراپ شپنگ کی تعریف اور طریقۂ کار:

ڈراپ شپنگ (Drop shipping) انگریزی زبان کے دو الفاظ Drop اور Shipping کا مجموعہ ہے، جس کا لغوی معنی براہِ راست ترسیل کے ہیں۔ اصطلاحی طور پر ڈراپ شپنگ ایک ایسا آن لائن کاروباری ماڈل ہے جو جدید ای-کامرس طریقوں میں شمار ہوتا ہے۔

ڈراپ شپنگ کی تعریف:

Drop shipping is a business model where items bought from an online store are shipped directly to customers by the supplier or manufacturer. by Corey Ferreira

ڈراپ شپنگ ایک ایسا کاروباری ماڈل ہے جس میں آن لائن اسٹور سے خریدی گئی اشیاء سپلائر یا مینوفیکچرر کی جانب سے براہِ راست گاہک تک پہنچائی جاتی ہیں، جبکہ فروخت کرنے والا خود سامان اسٹاک میں نہیں رکھتا۔

ڈراپ شپنگ کے اس بزنس ماڈل میں ڈراپ شپر (Drop shipper) ایک آن لائن اسٹور بناتا ہے، جس پر وہ مختلف مصنوعات کی تصاویر، تفصیلات اور قیمتیں درج کرتا ہے۔ جب کوئی خریدار اس اسٹور کا وزٹ کرتا ہے اور کسی مصنوعات کو خریدنے کا فیصلہ کرتا ہے، تو وہ آرڈر دیتا ہے اور اپنی ضروری معلومات جیسے نام، رابطہ نمبر، اور ترسیلی پتہ فراہم کرتا ہے۔ اس کے بعد ڈراپ شپر خریدار کی فراہم کردہ تمام تفصیلات اور آرڈر کی معلومات سپلائر یا مینوفیکچرر کو بھیج دیتا ہے۔ سپلائر اس آرڈر کے مطابق وہ مصنوعات براہِ راست خریدار کے پتے پر پہنچا دیتا ہے اور یوں ترسیل کا عمل مکمل ہو جاتا ہے۔

ڈراپ شپنگ کے اس پورے عمل میں ڈراپ شپر کے پاس کوئی سامان اسٹاک میں موجود نہیں ہوتا۔ اس کے اسٹور پر موجود تمام مصنوعات صرف تصاویر اور معلومات کی صورت میں ہوتی ہیں، جبکہ اصل سامان نہ تو اس کی ملکیت ہوتا ہے اور نہ ہی اس کے قبضے میں ہوتا ہے۔ ڈراپ شپر کا بنیادی کردار صرف آن لائن فروخت، مارکیٹنگ اور آرڈر کو سپلائر تک پہنچانا ہوتا ہے۔ اسی طریقہ کار کو ڈراپ شپنگ کہا جاتا ہے، جو کم سرمائے میں آن لائن کاروبار شروع کرنے کا ایک مقبول اور آسان ذریعہ سمجھا جاتا ہے۔

ڈراپ شپنگ کی اقسام:

ڈراپ شپنگ کو عملی اعتبار سے دو بنیادی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جن میں ہر ایک کا طریقۂ کار اور نوعیت مختلف ہے۔

پہلی قسم: اپنی مصنوعات کے ساتھ فروخت (Self-Owned Product Model)

ڈراپ شپنگ کی پہلی صورت وہ ہے جس میں تاجر اپنی ہی مصنوعات کے ساتھ فروخت کا عمل انجام دیتا ہے۔ اس ماڈل میں تاجر خود پروڈکٹ کا مالک ہوتا ہے اور اس کا اپنا آن لائن اسٹور یا ویب سائٹ ہوتی ہے، جہاں وہ اپنی مصنوعات کی تصاویر، تفصیلات اور قیمتیں ظاہر کرتا ہے۔ خریدار براہِ راست اسی اسٹور سے آرڈر کرتا ہے اور آرڈر موصول ہونے کے بعد تاجر خود یا کسی کوریئر یا ڈلیوری کمپنی کے ذریعے سامان خریدار تک پہنچا دیتا ہے۔

اس صورت میں چونکہ پروڈکٹ تاجر کی اپنی ہوتی ہے اور فروخت بھی وہی کرتا ہے، اس لیے ملکیت اور قبضے کا معاملہ واضح رہتا ہے۔ ترسیل اگرچہ کسی تیسرے فریق ڈلیوری کمپنی، کے ذریعے انجام پاتی ہے، لیکن سپلائر اور فروخت کنندہ ایک ہی شخص ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس ماڈل میں شرعی اور تجارتی اعتبار سے اختلافات نسبتاً کم پائے جاتے ہیں۔

دوسری قسم: دوسرے کی مصنوعات کے ساتھ ڈراپ شپنگ (Third-Party Supplier Model)

ڈراپ شپنگ کی دوسری اور زیادہ معروف صورت وہ ہے جسے اصل معنوں میں ڈراپ شپنگ کہا جاتا ہے۔ اس ماڈل میں پروڈکٹ کسی اور شخص یا کمپنی کی ہوتی ہے، جبکہ ڈراپ شپر اپنا الگ آن لائن اسٹور یا ویب سائٹ قائم کرتا ہے۔ وہ سپلائر کی مصنوعات کو اپنے اسٹور پر پیش کرتا ہے، ان کی تصاویر اور تفصیلات لگاتا ہے اور قیمت مقرر کرتا ہے۔

جب کوئی خریدار ڈراپ شپر کے اسٹور سے آرڈر دیتا ہے تو ڈراپ شپر خریدار سے آرڈر کی مکمل تفصیلات حاصل کر کے انہیں اصل سپلائر تک منتقل کر دیتا ہے۔ اس کے بعد سپلائر خود یا اپنی منتخب کردہ ڈلیوری یا کوریئر کمپنی کے ذریعے سامان خریدار کے پتے پر پہنچا دیتا ہے۔ اس پورے عمل میں ڈراپ شپر نہ تو سامان کا مالک ہوتا ہے اور نہ ہی سامان اس کے قبضے میں آتا ہے، بلکہ وہ محض ایک درمیانی کردار ادا کرتا ہے جو خریدار اور سپلائر کے درمیان رابطہ قائم کرتا ہے۔

یہی وہ صورت ہے جس پر فقہی اور شرعی مباحث زیادہ پائے جاتے ہیں، خصوصاً ملکیت اور قبضے کے حوالے سے، کیونکہ ڈراپ شپر ایسی چیز فروخت کرتا ہے جو اس کے پاس نہ تو موجود ہوتی ہے اور نہ ہی اس کی ملکیت میں ہوتی ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ڈراپ شپنگ کی دوسری قسم اور اس کی مختلف صورتیں

(Third-Party Product Drop shipping)

ڈراپ شپنگ کی دوسری بنیادی قسم وہ ہے جس میں فروخت کرنے والا شخص (ڈراپ شپر) خود مصنوعات کا مالک نہیں ہوتا بلکہ کسی تیسرے فریق کی مصنوعات کو فروخت کروانے کا ذریعہ بنتا ہے۔ اس ماڈل میں ڈراپ شپر خریدار اور اصل سپلائر کے درمیان ایک واسطے (Intermediary) کا کردار ادا کرتا ہے۔ عملی طور پر یہ قسم جدید ای کامرس میں سب سے زیادہ رائج ہے، تاہم اس کے اندر مختلف صورتیں پائی جاتی ہیں جن کی نوعیت، قانونی حیثیت اور شرعی پہلو ایک دوسرے سے مختلف ہو سکتے ہیں۔

بغیر معاہدے کے ڈراپ شپنگ (No-Agreement Model)

ڈراپ شپنگ کی اس صورت میں ڈراپ شپر کے پاس نہ تو خود کوئی مال موجود ہوتا ہے اور نہ ہی اس کا کسی مخصوص سپلائر یا ہول سیلر کے ساتھ پیشگی معاہدہ ہوتا ہے۔ وہ مختلف آن لائن ویب سائٹس، ای کامرس پلیٹ فارمز یا مارکیٹ پلیسز سے مصنوعات کی تصاویر، تفصیلات اور خصوصیات حاصل کر کے انہیں اپنے آن لائن اسٹور پر پیش کر دیتا ہے۔ اس مرحلے پر سپلائر کی اجازت یا شمولیت شامل نہیں ہوتی۔

جب کوئی خریدار ڈراپ شپر کے اسٹور سے آرڈر دیتا ہے تو ڈراپ شپر آرڈر کی تفصیلات لے کر بعد ازاں کسی دستیاب سپلائر یا ہول سیلر سے وہی پروڈکٹ خرید لیتا ہے۔ اس کے بعد سپلائر خود یا کسی ڈیلیوری کمپنی کے ذریعے سامان خریدار کے پتے پر پہنچا دیتا ہے۔ اس صورت کی نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ نہ تو فروخت سے پہلے کوئی معاہدہ موجود ہوتا ہے اور نہ ہی سپلائر کا انتخاب پہلے سے متعین ہوتا ہے، بلکہ سپلائر کا انتخاب آرڈر موصول ہونے کے بعد کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ماڈل انتظامی اور شرعی اعتبار سے سب سے زیادہ پیچیدہ اور تنازع سمجھا جاتا ہے۔

معاہدے کے ساتھ ڈراپ شپنگ (Agreement-Based Dropshipping)

ڈراپ شپنگ کی دوسری اور نسبتاً منظم صورت وہ ہے جس میں ڈراپ شپر کسی مخصوص سپلائر یا کمپنی کے ساتھ باقاعدہ معاہدہ کر لیتا ہے۔ اس معاہدے کے تحت ڈراپ شپر سپلائر کی مصنوعات کو اپنے آن لائن اسٹور پر پہلے سے شو کیس کرتا ہے، جن میں تصاویر، مکمل تفصیلات اور قیمتیں شامل ہوتی ہیں، حالانکہ وہ ان مصنوعات کا مالک نہیں ہوتا۔ اس معاہدے میں یہ بات واضح طور پر طے کی جاتی ہے کہ ڈراپ شپر فروخت کا عمل انجام دے گا جبکہ سپلائر سامان کی ترسیل خریدار تک براہِ راست کرے گا۔ نیز دونوں فریقوں کے درمیان منافع یا کمیشن کی تقسیم بھی پہلے سے متعین ہوتی ہے۔ جب خریدار آرڈر دیتا ہے تو آرڈر کی تفصیلات سپلائر کو منتقل کر دی جاتی ہیں، جو خود یا کسی لاجسٹک کمپنی کے ذریعے سامان خریدار تک پہنچا دیتا ہے۔ یہ ماڈل ڈراپ شپنگ کی سب سے معروف اور عملی طور پر مستحکم صورت سمجھی جاتی ہے، کیونکہ اس میں ذمہ داریاں اور حدود واضح ہوتی ہیں۔

کمپنی کے تیار کردہ ڈراپ شپنگ پروگرام (Company-Based Model)

ڈراپ شپنگ کی تیسری صورت جدید دور میں بڑی کمپنیوں اور برانڈز کے ذریعے متعارف کروائی گئی ہے۔ اس ماڈل میں کمپنیاں خود اپنی ویب سائٹس یا پورٹلز پر اپنی مصنوعات کی مکمل تفصیلات، تصاویر اور قیمتیں فراہم کرتی ہیں، خاص طور پر اس مقصد کے لیے کہ ڈراپ شپر ان مصنوعات کو فروخت کر سکیں۔ اس صورت میں کمپنی اور ڈراپ شپر کے درمیان واضح اور تحریری معاہدہ موجود ہوتا ہے، جس کے تحت ڈراپ شپر کو کمپنی کی مصنوعات فروخت کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ آرڈر موصول ہونے پر کمپنی خود سامان خریدار تک پہنچاتی ہے، جبکہ ڈراپ شپر کو طے شدہ کمیشن یا منافع فراہم کیا جاتا ہے۔ یہ ماڈل عموماً برانڈڈ مصنوعات اور بڑی ای کامرس کمپنیوں میں رائج ہے اور انتظامی اعتبار سے سب سے زیادہ شفاف سمجھا جاتا ہے۔

خلاصہ:

ڈراپ شپنگ کی دوسری بنیادی قسم، یعنی تیسرے فریق کی مصنوعات کے ذریعے فروخت، کے اندر تین اہم صورتیں پائی جاتی ہیں بغیر معاہدے کے فروخت، معاہدے کے ساتھ فروخت، اور کمپنی کے تیار کردہ ڈراپ شپنگ پروگرام۔ ان تینوں صورتوں میں مشترک پہلو یہ ہے کہ ڈراپ شپر خود مال کا مالک نہیں ہوتا اور سامان کی ترسیل سپلائر یا کمپنی کی جانب سے براہِ راست خریدار کو کی جاتی ہے۔ تاہم ہر صورت کی انتظامی، قانونی اور شرعی نوعیت ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہے، جس کا تفصیلی تجزیہ آئندہ مباحث میں ضروری ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ڈراپ شپنگ اور اسلامی تعلیمات:

ڈراپ شپنگ ہو یا کوئی اور تجارت دینِ اسلام نے تجارت کے لیے واضح اصول اور احکامات مقرر فرمائے ہیں۔ خرید و فروخت کرنے والے تاجر حضرات پر لازم ہے کہ وہ ان اصولوں کی پابندی کریں، کیونکہ ان کے بغیر تجارت شرعاً درست نہیں ہوتی، خواہ وہ تجارت فزیکل (روایتی) ہو یا آن لائن (ڈیجیٹل)۔

ابتدائے اسلام میں تجارت کا طریقہ کار فزیکل تھا، لوگ ایک شہر سے دوسرے شہر خود سامان لے کر جاتے تھے اور خرید و فروخت ہوتی تھی۔ اس زمانے میں قبضہ، ملکیت اور رویت کے مسائل نسبتاً کم تھے۔ لیکن آج کے جدید دور میں، جب تجارت ڈیجیٹل، آن لائن اور ٹیکنالوجی پر مبنی ہو چکی تو تجارت میں کئی نئے مسائل پیدا ہو گئے ہیں، خصوصاً قبضہ، ملکیت، دھوکہ دہی اور غرر جیسے مسائل اسی لیے ضروری ہے کہ جدید آن لائن تجارت کو بھی اسلامی اصولِ تجارت پر پرکھا جائے۔

پہلا اصول: حرام چیزوں کی خرید و فروخت ناجائز ہے

اسلام میں جو چیز بذاتِ خود حرام ہے، اس کی خرید و فروخت بھی حرام ہے۔

دلیل: **عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ:«إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ، وَالْمَيْتَةِ، وَالْخِنْزِيرِ، وَالْأَصْنَامِ»فقيل: يا رسول الله،أرأيت شحوم الميتة؟فقال: «لا، هو حرام»**

ثم قال ﷺ:

«قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ، إِنَّ اللَّهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُومَهَا جَمَلُوهَا، ثُمَّ بَاعُوهَا، فَأَكَلُوا ثَمَنَهَا»[6]

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت کو حرام قرار دیا ہے۔"

پھر فرمایا:

"اللہ یہودیوں کو ہلاک کرے، جب ان پر مردار کی چربی حرام کی گئی تو انہوں نے اسے پگھلا کر بیچ دیا اور اس کی قیمت کھائی۔"

استدلال:

جو چیز خود حرام ہے، اس کی قیمت لینا بھی حرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ حرام اشیاء کی تجارت مطلقاً ناجائز ہے۔

دوسرا اصول: تجارت میں دھوکہ دہی اور غرر ناجائز ہے

تجارت خواہ فزیکل ہو یا آن لائن، اس میں کسی قسم کا دھوکہ، فریب، ملاوٹ یا غرر جائز نہیں۔

دلیل

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى صُبْرَةِ طَعَامٍ، فَأَدْخَلَ يَدَهُ فِيهَا، فَنَالَتْ أَصَابِعُهُ بَلَلًا، فَقَالَ:«مَا هَذَا يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ؟»قَالَ: أَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَا رَسُولَ اللَّهِ.قَالَ:«أَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ كَيْ يَرَاهُ النَّاسُ؟مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّي»

حضرت ابوہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غلے کے ایک ڈھیر کے پاس سے گزرے، آپ ﷺ نے اس میں ہاتھ ڈالا تو انگلیوں کو تری محسوس ہوئی۔ فرمایا: اے غلے کے مالک! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا: بارش پڑ گئی تھی آپ ﷺ نے فرمایا: تو تم نے گیلا حصہ اوپر کیوں نہ رکھا تاکہ لوگ دیکھ لیتے؟ جس نے دھوکہ دیا، وہ مجھ سے نہیں۔[7]

فوائد (شیخ عبدالعزیز علویؒ):

اس حدیث کے تحت یہ تمام صورتیں آتی ہیں:

اوپر اچھا مال، نیچے خراب مال رکھنا، ملاوٹ، جعل سازی، عیب چھپانا، عمدہ مال کے ساتھ ناقص مال ملا کر بیچنا[8]

یہی صورت حال آج کے آن لائن کاروبار میں عام ہے، جہاں تصاویر کچھ اور ہوتی ہیں اور حقیقت میں مال کچھ اور نکلتا ہے۔ یہ سب اسی حدیث کے زمرے میں آتا ہے اور شرعاً حرام ہے۔

---

[6] صحیح بخاری، کتاب البیوع، باب بیع المیتۃ والأصنام حدیث نمبر: 2236

[7] صحیح مسلم، کتاب الإیمان، باب قول النبی ﷺ: من غش فلیس منا حدیث نمبر: 284

[8] تحفۃ المسلم، شرح صحیح مسلم، حدیث 284

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

تیسرا اصول: تجارت میں جھوٹ بولنا:

اسلام میں جھوٹ بولنا عام حالات میں بھی حرام ہے، اور جب یہی جھوٹ تجارت میں شامل ہو جائے تو اس کی سنگینی مزید بڑھ جاتی ہے۔ خرید و فروخت میں جھوٹ بولنا، مال کے عیب کو چھپانا، غلط معلومات دینا، یا گاہک کو متاثر کرنے کے لیے حقیقت کے خلاف دعوے کرنا شرعاً ناجائز ہیں۔ تاجر کا جھوٹ بول کر نفع کمانا دراصل حرام ذریعہ سے مال کھانے کے مترادف ہے۔

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ سچائی تجارت میں برکت کا سبب بنتی ہے اور جھوٹ برکت کو ختم کر دیتا ہے۔ اگرچہ جھوٹ سے وقتی طور پر نفع نظر آتا ہے، لیکن شریعت کے نزدیک وہ نفع معتبر نہیں، بلکہ وبال بن جاتا ہے۔ آج کے دور میں خصوصاً آن لائن تجارت میں جھوٹ کی بہت سی صورتیں پیدا ہو گئی ہیں، جیسے پروڈکٹ کے بارے میں مبالغہ آمیز دعوے، جعلی ریویوز، یا ایسی خصوصیات بیان کرنا جو حقیقت میں موجود نہ ہوں۔ یہ تمام صورتیں شرعاً ناجائز ہیں، کیونکہ اسلام تجارت کو دیانت اور صدق پر قائم رکھتا ہے۔

چوتھا اصول: رباوالی اشیاء میں کمی بیشی اور ادھار ناجائز ہے

اسلام نے بعض اشیاء کو ربوی قرار دیا ہے، جن میں لین دین کے خاص اصول مقرر کیے گئے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے چھ اشیاء کو واضح طور پر بیان فرمایا: سونا، چاندی، گندم، جو، کھجور اور نمک۔ اگر ان میں سے ایک ہی جنس کا تبادلہ کیا جائے تو اس میں تین شرطیں لازم ہیں:

(1) برابری ہو، (2) ادھار نہ ہو، (3) ہاتھوں ہاتھ ہو۔

اگر ایک ہی جنس میں کمی بیشی یا ادھار کیا جائے تو یہ صریح ربا ہے۔ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں جب عمدہ کھجور کے بدلے کم درجے کی کھجور زیادہ مقدار میں دی جاتی تھی تو آپ ﷺ نے اسے سود قرار دیا اور منع فرمایا۔ البتہ اگر جنس مختلف ہو (مثلاً سونا اور چاندی)، تو قیمت میں فرق جائز ہے، مگر قبضہ پھر بھی ضروری ہے۔

یہ اصول آج کے دور میں کرنسی ایکسچینج، ڈیجیٹل گولڈ، اور آن لائن فنانشل ٹریڈنگ پر بھی اسی طرح لاگو ہوتا ہے۔ ان اصولوں کو نظر انداز کر کے کیا گیا ہر لین دین سود کے دائرے میں آ سکتا ہے۔

پانچواں اصول: ناپ تول میں کمی بیشی سخت گناہ ہے

اسلام نے ناپ تول میں عدل و انصاف کو انتہائی اہمیت دی ہے۔ قرآنِ مجید میں بار بار اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ وزن اور پیمائش پوری کی جائے اور لوگوں کو ان کے حق سے کم نہ دیا جائے۔ سورۃ المطففین میں ناپ تول میں کمی کرنے والوں کے لیے سخت وعید آئی ہے، جو اس گناہ کی سنگینی کو واضح کرتی ہے۔ ناپ تول میں کمی بیشی صرف ترازو یا پیمانے تک محدود نہیں، بلکہ ہر وہ چیز جس کی مقدار متعین ہو، اس میں کمی کرنا اسی حکم میں داخل ہے۔ آج کے دور میں یہ مسئلہ پیکنگ، وزن، سائز، کوالٹی اور مقدار میں بھی سامنے آتا ہے، خصوصاً آن لائن تجارت میں، جہاں چیزیں دیکھے بغیر خریدی جاتی ہیں۔ اگر بیچنے والا جان بوجھ کر مقدار کم کرے یا معیار گھٹا دے تو یہ صریح ظلم اور حرام ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق بہتر یہ ہے کہ بیچنے والا ناپ تول میں تھوڑا زائد دے، تاکہ عدل کے ساتھ احسان بھی ہو اور تجارت میں برکت پیدا ہو۔

چھٹا اصول: قبضہ سے پہلے خریدی ہوئی چیز کو فروخت کرنا جائز نہیں۔

تجارت کے اہم اور بنیادی اصولوں میں سے ایک اصول یہ ہے کہ خریدی ہوئی چیز پر قبضہ حاصل کرنے سے پہلے اس کو آگے فروخت کرنا شرعاً درست نہیں۔ یہ مسئلہ خصوصاً آج کے آن لائن اور ڈیجیٹل کاروبار میں بہت زیادہ پیش آ رہا ہے، جہاں لوگ فون، انٹرنیٹ یا ایپ کے ذریعے خرید و فروخت کرتے ہیں، جبکہ سامان ابھی عملاً ان کے قبضے میں نہیں آتا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ کسی شخص نے فون یا آن لائن کے ذریعے لاہور کے کسی ہول سیلر یا گودام سے سامان خریدا، قیمت طے ہو گئی، رقم بھی ادا کر دی گئی، اور بیچنے والے نے کہا کہ وہ سامان بلٹی کے ذریعے اسلام آباد بھیج دے گا۔ اب اگر خریدار اس سامان کو اپنے قبضے میں آنے سے پہلے ہی اسی جگہ لاہور میں یا کسی تیسرے شخص کو آگے فروخت کر دیتا ہے، تو یہ صورت شرعاً درست نہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ سامان بدستور پہلے بیچنے والے کے قبضے میں ہے، اور خریدار نے ابھی اس پر تصرف کا حق عملاً حاصل نہیں کیا۔ ایسی صورت میں آگے فروخت کرنا درحقیقت قیمت پر قیمت لینا بن جاتا ہے، اور یہی وجہ ہے کہ اس میں سود (ربا) کی مشابہت پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی لیے فقہاء نے منقول اشیاء میں قبضہ سے پہلے بیع کو ناجائز قرار دیا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

فقہِ حنفی کی معروف کتاب فتاویٰ شامی میں اس مسئلے میں ایک فرق ذکر کیا گیا ہے۔ وہاں یہ بیان کیا گیا ہے کہ : غیر منقول چیز (عقار)، جس کے تلف یا خراب ہونے کا اندیشہ نہیں ہوتا، اس کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے لیکن منقول چیز، جس کے ضائع یا خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اس کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز نہیں۔

چنانچہ فتاویٰ شامی میں یہ عبارت آئی ہے:

بيعُ عقارٍ لا يُخشى هلاكُه قبل قبضِه، لا بيعُ منقولٍ قبل قبضِه ولو ممن باعَه.[9]

غیر منقول چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز ہے، کیونکہ اس کے تلف ہونے کا اندیشہ نہیں، لیکن منقول چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنا جائز نہیں، اگرچہ وہ اسی شخص کو کیوں نہ بیچی جائے جس سے خریدا تھا۔

حدیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں اس فرق کی حیثیت:

اگرچہ فتاویٰ شامی میں یہ فرق ذکر کیا گیا ہے، لیکن حدیثِ نبوی ﷺ کی روشنی میں منقول چیز کو قبضہ سے پہلے بیچنے میں اس فرق کی گنجائش باقی نہیں رہتی۔ کیونکہ حدیث میں خراب ہونے اور نہ ہونے کے اندیشے کا کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے، بلکہ حکم کو عام اور مطلق بیان کیا گیا ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صراحت کے ساتھ فرمایا:

عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ:نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ تُبَاعَ السِّلَعُ حَيْثُ تُبْتَاعُ حَتَّى يَحُوزَهَا التُّجَّارُ إِلَى رِحَالِهِمْ[10]

حضرت زید بن ثابتؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ ﷺ نے اس بات سے منع فرمایا کہ سامان کو اسی جگہ فروخت کیا جائے جہاں خریدا گیا ہو، یہاں تک کہ تاجر اسے اپنے ٹھکانوں (قبضے) میں لے جائیں۔

حدیث سے حاصل ہونے والے اصول

اس حدیث کی روشنی میں درج ذیل باتیں بالکل واضح ہو جاتی ہیں:

قبضہ سے پہلے سامان کو اسی جگہ آگے بیچنا جائز نہیں ۔اس ممانعت میں یہ فرق نہیں کہ سامان خراب ہونے والا ہے یا خراب ہونے کا اندیشہ نہیں اصل بنیاد قبضہ ہے، نہ کہ تلف کے امکان کا اندازہ سامان جب تک خریدار کے قبضے میں نہ آجائے، اس پر بیع کرنا درست نہیں۔

لہٰذا حدیثِ نبوی ﷺ کی رو سے قبضہ سے پہلے منقول سامان کو فروخت کرنے کی کوئی گنجائش باقی نہیں رہتی، اور فتاویٰ شامی میں ذکر کردہ فرق حدیث کے عموم کے مقابلے میں قابلِ عمل نہیں بنتا۔

چھٹا شرط: تجارت باہمی رضامندی سے طے کرنا لازمی ہے:

تجارت کا باہمی رضامندی سے طے ہونا لازمی ہے۔ کسی کو مجبور کر کے، ڈرا دھمکا کر، خوف میں مبتلا کر کے یا لالچ دے کر اگر کسی سے کوئی چیز فروخت کروالی جائے تو یہ طریقہ درست نہیں ہے۔ اسی طرح اگر کسی کی مجبوری سے فائدہ اٹھا کر قیمتی چیز کو سستے داموں خرید لیا جائے یا سستی چیز کو مہنگے داموں فروخت کیا جائے، اگرچہ ظاہری طور پر رضامندی موجود ہو، تب بھی یہ طریقۂ تجارت درست نہیں ہوتا۔ اور اگر تجارت باہمی رضامندی کے بجائے دباؤ، دھمکی، خوف یا لالچ کے ذریعے کی جائے تو ایسی تجارت شرعاً درست نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں فرمایا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا أَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِنْكُمْ﴾[11]

اس آیت میں مومنین کو پابند کیا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کا مال ناحق طریقے سے نہ کھائیں، سوائے اس کے کہ تجارت باہمی رضامندی سے ہو۔

اس آیتِ کریمہ سے یہ بات واضح طور پر معلوم ہوتی ہے کہ تجارت کے درست ہونے کے لیے فریقین کی رضامندی شرط ہے۔ اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بہت سے فرامین سے بھی یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ تجارت باہمی رضامندی کے بغیر صحیح طور پر منعقد نہیں ہوتی۔

---

[9] فتاویٰ شامی فصل في التصرف في المبيع جلد: 5، صفحہ: 147

[10] سنن أبي داود، کتاب البیوع حدیث نمبر: 3499 صحیح: ابن حبان، الحاکم

[11] سورۃ النساء: 29

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

ساتواں اصول: قبضہ اور ملکیت کا مسئلہ

تجارت کے بنیادی اصولوں میں سے ساتواں اصول قبضہ اور ملکیت کا ہے۔اس اصول کے مطابق جس چیز کا انسان مالک نہ ہو،اس کی فروخت کرنا شرعاً جائز نہیں۔یہی اصول دراصل ڈراپ شپنگ کی جواز وعدم جواز کی بنیاد بنتا ہے، کیونکہ اس ماڈل میں اکثر بیچنے والا اس چیز کا مالک نہیں ہوتا جسے وہ فروخت کر رہا ہوتا ہے۔یہ اصول نہ صرف جمہور فقہاء بلکہ فقہائے احناف کے نزدیک بھی مسلم ہے کہ جو چیز بائع کی ملکیت میں نہ ہو،اس کی بیع درست نہیں ہوتی۔

فقہِ حنفی کی تصریح (بدائع الصنائع)

فقہِ حنفی کی معروف کتاب بدائع الصنائع میں بیع کی شرائط بیان کرتے ہوئے ذکر کیا گیا ہے کہ بیع کے منعقد ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ فروخت کی جانے والی چیز عقد کے وقت بائع کی ملکیت میں ہو۔اگر وہ چیز بائع کی ملکیت میں نہ ہو تو بیع منعقد نہیں ہوتی،اور اگر بعد میں کسی بھی طریقے سے وہ چیز بائع کی ملکیت میں آجائے تب بھی پہلی بیع درست نہیں ہوتی،سوائے بیعِ سلم کے، کیونکہ وہ موصوف فی الذمہ ہوتی ہے۔[12]

فقہائے شوافع کا موقف

اسی طرح فقہائے شوافع کا بھی یہی موقف ہے کہ جس چیز کو فروخت کیا جارہا ہو،اگر وہ عقد کے وقت موجود نہ ہو یا بائع کی ملکیت میں نہ ہو تو ایسی بیع جائز نہیں۔ان کی دلیل بھی وہی حدیث ہے جو حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ تاجر تھے،لوگ ان کے پاس آتے اور ایسی چیز کا مطالبہ کرتے جو ان کے پاس موجود نہ ہوتی۔انہوں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: یارسول اللہ! گاہک میرے پاس آتے ہیں اور ایسی چیز مانگتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی، کیا میں وہ چیز بازار سے خرید کر انہیں دے دوں؟

تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: **«لا تبع ما ليس عندك»**[13]

"جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے،اسے فروخت نہ کرو۔"

یہ حدیث اس بات پر واضح دلیل ہے کہ جس چیز کا انسان مالک نہ ہو،اس کی بیع جائز نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ کی تشریح:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہؒ اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں نہ کتاب اللہ میں،نہ سنتِ رسول ﷺ میں،اور نہ ہی کسی صحابی سے یہ بات منقول ہے کہ ہر معدوم چیز کی بیع مطلقاً ناجائز ہے۔بلکہ نصوص میں بعض معدوم چیزوں کی بیع سے ممانعت آئی ہے اور بعض موجود چیزوں کی بیع سے بھی۔پس ممانعت کی علت نہ وجود ہے اور نہ عدم،بلکہ وہ علت غرر (دھوکہ وخطرہ) ہے۔

وہ مزید فرماتے ہیں کہ غرر وہ چیز ہے جس کی ترسیل پر قدرت نہ ہو،خواہ وہ موجود ہو یا معدوم، جیسے بھاگا ہوا غلام،بھاگا ہوا اونٹ،یا ایسی چیز جس کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کا یقین نہ ہو۔ایسی بیع ناجائز ہے،نہ اس کے معدوم ہونے کی وجہ سے بلکہ اس کے غرر ہونے کی وجہ سے۔[14]

امام ابن قیمؒ کی وضاحت:

امام ابن قیم الجوزیہؒ بھی اس حدیث کو مطلق نہیں لیتے بلکہ اسے غرر کے ساتھ مقید کرتے ہیں۔وہ فرماتے ہیں:

وہ معدوم جس کے حاصل ہونے یا نہ ہونے کا علم نہ ہو،اور جس کے حاصل ہونے پر بائع کو خود بھی اعتماد نہ ہو،بلکہ خریدار اس معاملے میں خطرے میں ہو،یہی وہ صورت ہے جس کی بیع سے شریعت نے منع فرمایا ہے،نہ اس لیے کہ وہ معدوم ہے بلکہ اس لیے کہ وہ غرر پر مشتمل ہے۔[15]

---

[12] بدائع الصنائع کتاب البیوع فصل: فی الشرط الذی یرجع إلی المعقود علیہ جلد 5، صفحہ 147 دار الکتب العلمیہ

[13] سنن ابن ماجہ کتاب التجارہ، باب النھی عن بیع ما لیس عندک و عن ربح ما لم یضمن، حدیث نمبر 2187

[14] مجموع الفتاویٰ تقی الدین ابو العباس احمد بن عبد الحلیم ابن تیمیہ جلد 20، صفحہ 524 مجمع الملک فہد، 1995ء

[15] زاد المعاد فی ہدی خیر العباد ابن قیم الجوزیہ جلد 5، صفحہ 712

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

حدیث کی علت (غرر) اور عصرِ حاضر پر تطبیق:

اگر حدیثِ حکیم بن حزام پر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ممانعت کی اصل وجہ یہ تھی کہ یہ یقین نہیں تھا کہ وہ چیز بازار سے ملے گی یا نہیں، قیمت میں کمی بیشی کا اندیشہ تھا، وعدہ پورا نہ ہونے کی صورت میں نزاع اور جھگڑے کا خطرہ تھا۔ لیکن آج کے ڈیجیٹل اور آن لائن دور میں بہت سی چیزیں ایسی ہیں جو اگرچہ مجلسِ عقد میں موجود نہیں ہوتیں، مگر ان کی مکمل تصاویر، اوصاف، مقدار، قیمت، ترسیل کی قدرت سب کچھ واضح ہوتا ہے، اور غرر یا دھوکے کا اندیشہ نہیں رہتا۔

الموسوعة الفقهية الكويتية کی وضاحت:

کویتی فقہی انسائیکلوپیڈیا میں غائب چیز کی بیع کے بارے میں واضح کیا گیا ہے کہ اگر فروخت کی جانے والی چیز مجلسِ عقد میں موجود نہ ہو، اور نہ اسے دیکھ کر یا اشارے سے پہچانا جا سکے، تو اس کی معرفت مکمل اوصاف کے ذریعے حاصل کی جائے گی، مقدار واضح کی جائے گی، اگر غیر منقولہ ہو تو حدود بیان کی جائیں گی، اور اگر ناپی، تولی یا گنی جانے والی ہو تو اس کی مقدار متعین کی جائے گی۔[16]

متفقہ طور پر ناجائز صورتیں:

البتہ وہ معدوم چیز: جس کا حقیقت میں کوئی وجود نہ ہو، نہ ہی وہ ذمے میں موصوف ہو یا جس کی ترسیل بائع کے اختیار میں نہ ہو تو اس کی بیع بالاجماع ناجائز ہے، جیسے: حبل الحبلہ (جانور کے پیٹ میں موجود بچہ) پھلوں کی بیع قبل از پختگی، بھاگا ہوا اونٹ یا غلام۔

خلاصہ: حدیثِ حکیم بن حزام میں وارد ممانعت ہر معدوم کو شامل نہیں بلکہ صرف اس معدوم کو شامل ہے: جس کے ساتھ غرر ہو، دھوکہ ہو اور جس کا وجود یا حصول غیر یقینی ہو جبکہ وہ معدوم جو موصوف فی الذمہ ہو، جیسے بیع سلم اور استصناع، وہ اس ممانعت میں داخل نہیں، کیونکہ وہ وصف اور تقدیر کے اعتبار سے ذمے میں ثابت ہوتا ہے۔

حدیثِ سَلَم اور حدیثِ "لا تبع ما لیس عندک" کے درمیان تطبیق اور اس سے ڈراپ شپنگ پر استدلال:

صحیح بخاری میں بیعِ سَلَم سے متعلق ایک اہم حدیث وارد ہوئی ہے، جس میں اس بات کو واضح کیا گیا ہے کہ صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم ایسی اشیاء میں پیشگی سودا (سَلَم) کیا کرتے تھے جو اس وقت بائع کے پاس موجود نہیں ہوتی تھیں، اور وہ اس بات کی تحقیق بھی نہیں کرتے تھے کہ بائع کے پاس کھیت یا پیداوار موجود ہے یا نہیں، بلکہ اصل توجہ مقدار، وزن اور مدت کے تعین پر ہوتی تھی۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ. قِيلَ: أَكَانَ لَهُمْ زَرْعٌ؟ قَالَ: مَا كُنَّا نَسْأَلُهُمْ عَنْ ذَلِكَ[17].

ہم نبی کریم ﷺ کے زمانے میں گندم، جو، کشمش اور کھجور میں متعین مدت تک سَلَم (پیشگی سودا) کیا کرتے تھے ان سے پوچھا گیا: کیا ان لوگوں کے پاس کھیتی ہوتی تھی؟ انہوں نے فرمایا: ہم ان سے اس بارے میں سوال نہیں کرتے تھے۔

اس حدیث سے فقہی اصول:

اس حدیث سے درج ذیل اصول واضح ہوتے ہیں:

ہر وہ بیع جو بائع کے پاس موجود نہ ہو، لازماً ناجائز نہیں اصل ممانعت اس بیع میں ہے جس میں غرر (غیر یقینی) ہو، دھوکہ دہی ہو، نزاع اور جھگڑے کا اندیشہ ہو اگر جنس معلوم ہو، مقدار/وزن معلوم ہو، مدت متعین ہو، چیز کی فراہمی پر قدرت ہو، تو ایسی بیع جائز ہے، اگرچہ چیز فی الحال موجود نہ ہو

اسی مفہوم کو امام ابن تیمیہ اور امام ابن القیم رحمہما اللہ نے واضح کیا ہے کہ: ممانعت وجود یا عدم کی وجہ سے نہیں، بلکہ غرر کی وجہ سے ہے۔[18]

حدیثِ "لا تبع ما لیس عندک" کا صحیح مفہوم

دوسری طرف حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے:

---

[16] وزارة الأوقاف والشؤون الإسلامية الموسوعة الفقهية الكويتية دار السلاسل، الكويت جلد 9، صفحات 14–15

[17] صحیح البخاری، کتاب السَّلَم، باب: السلم في كيل معلوم، حدیث نمبر: 2244

[18] ابن تیمیہ، مجموع الفتاوی، ج20، ص524

ابن القیم، زاد المعاد، ج5، ص718۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

«لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ»[19]

علماء نے دونوں احادیث میں تطبیق دیتے ہوئے فرمایا کہ یہ ممانعت ہر غیر موجود چیز کے بارے میں نہیں بلکہ اس بیع کے بارے میں ہے جس میں چیز کے حاصل ہونے کا یقین نہ ہو یا بائع محض اندازے پر سودا کرے جیسا کہ حبل الحبلۃ (جانور کے پیٹ کے بچے کی بیع) پھلوں کی بیع قبل از بدوِ صلاح یہ سب اس لیے ناجائز ہیں کہ ان میں چیز کے حاصل ہونے کا یقین نہیں، نقصان اور نزاع کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔

ڈراپ شپنگ پر ان احادیث کا اطلاق:

جب ہم جدید آن لائن ڈراپ شپنگ کو ان اصولوں کی روشنی میں دیکھتے ہیں تو درج ذیل بات سامنے آتی ہے:

اگر ڈراپ شپر ایسی چیز فروخت کر رہا ہو جو مارکیٹ میں بآسانی دستیاب ہو جسے وہ خود بھیج سکتا ہو، یا سپلائر کے ذریعے یا کسی ڈیلیوری کمپنی کے ذریعے اور وہی چیز ہو جو دکھائی گئی ہو مقدار، معیار، قیمت اور مدت واضح ہو کوئی دھوکہ یا ابہام نہ ہو تو یہ معاملہ حبل الحبلۃ کی طرح نہی بلکہ بیعِ سَلَم اور بیعِ موصوف فی الذمہ کے قریب ہے۔

اسی طرح صحابہؓ کا یہ کہنا: "ہم ان سے نہیں پوچھتے تھے کہ ان کے پاس کھیتی ہے یا نہیں"

اس بات کی واضح دلیل ہے کہ بائع کی ذاتی ملکیت کی تحقیق ضروری نہیں اصل شرط ضمان، قدرتِ تسلیم اور وضوحِ عقد ہے۔

البتہ ایک اہم شرط یہ ہے کہ ڈراپ شپر جھوٹ نہ بولے اگر خریدار پوچھے کیا یہ آپ کی اپنی پروڈکٹ ہے؟

تو صاف کہہ دے یہ میری اپنی نہیں، بلکہ سپلائر کے ذریعے فراہم کی جائے گی۔ لیکن اگر خریدار خود نہ پوچھے تو اپنی طرف سے وضاحت کرنا لازم نہیں کیونکہ صحابہؓ بھی بائع کی کھیتی کے بارے میں سوال نہیں کرتے تھے۔

اس پر نظیر:

صحیح بخاری میں حضرت ابوہریرہؓ کا واقعہ کہ نبی ﷺ نے انہیں زکوٰۃ کا نگہبان مقرر فرمایا، اور انہوں نے اپنی صوابدید سے ایک سائل کو دیا، جس سے وکالت اور تصرف بالمعروف کا جواز معلوم ہوتا ہے۔

خلاصہ بحث:

حدیثِ "لا تبع ما لیس عندک" عام ممانعت نہیں بلکہ غرر والی بیع کے بارے میں ہے حدیثِ سَلَم (بخاری 2244) اس کی واضح استثناء ہے۔ ہر وہ بیع جس میں چیز معلوم ہو مقدار و مدت متعین ہو، فراہمی ممکن ہو، دھوکہ نہ ہو وہ جائز ہے، اگرچہ چیز فی الحال موجود نہ ہو اسی بنیاد پر منظم اور شفاف ڈراپ شپنگ جائز صورت اختیار کر سکتی ہے۔

ڈراپ شپنگ میں اصل فقہی اختلاف: قبضہ، ملکیت اور وکالت:

ڈراپ شپنگ میں اصل فقہی اختلاف قبضہ اور ملکیت کے مسئلے کی بنیاد پر پیدا ہوتا ہے، کیونکہ اس طریقۂ تجارت میں سامان (پروڈکٹ) دراصل کسی اور کی ملکیت ہوتا ہے، جبکہ فروخت کوئی اور شخص کرتا ہے۔ ڈراپ شپنگ کا عملی طریقۂ کار یہ ہے کہ ڈراپ شپر اپنے اسٹور، ویب سائٹ یا سوشل میڈیا پیج پر مختلف برانڈز یا کمپنیوں کی مصنوعات کی تصاویر اور تفصیلات فراہم کرتا ہے۔ خریدار ان تصاویر اور تفصیلات کو دیکھ کر کسی چیز کا انتخاب کرتا ہے، پھر ڈراپ شپر کے ساتھ معاملہ طے کر کے ادائیگی کرتا ہے۔ اس کے بعد ڈراپ شپر وہ آرڈر اصل سپلائر یا مینوفیکچرر کو منتقل کر دیتا ہے، جو سامان براہِ راست خریدار کے پتے پر پہنچا دیتا ہے۔ اس پورے عمل میں ڈراپ شپر کی حیثیت دراصل دلال یا وکیل (ایجنٹ) کی ہوتی ہے۔ وہ خود سامان کا مالک نہیں ہوتا بلکہ دوسروں کی مصنوعات کی تشہیر، مارکیٹنگ اور آرڈر مینجمنٹ کرتا ہے اور اس کے بدلے اپنا متعین منافع حاصل کرتا ہے۔ اسی بنا پر ڈراپ شپنگ کے جائز یا ناجائز ہونے کا اصل مدار قبضہ اور ملکیت پر ہے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

«لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ»

"جو چیز تمہارے پاس نہیں، اسے مت بیچو۔"

[19] سنن الترمذی، حدیث: 1232؛ سنن أبي داود، حدیث: 3503

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

اسی حدیث کی بنا پر جمہور فقہاء کا ظاہری موقف یہ ہے کہ جو چیز انسان کی ملکیت میں نہ ہو، اس کی بیع جائز نہیں حضرت حکیم بن حزامؓ کی روایت سے بھی یہی اصول مستفاد ہوتا ہے۔

حدیث کی فقہی توضیح (امام ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کا موقف)

تاہم امام ابن تیمیہؒ، امام ابن قیمؒ اور دیگر محقق فقہاء نے اس حدیث کو مطلق نہیں لیا بلکہ اسے غرر (دھوکے) کے ساتھ مقید کیا ہے۔ ان کے نزدیک ممانعت کی اصل علت یہ نہیں کہ چیز بیچنے والے کی ملکیت میں نہیں، بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ ایسی بیع میں غرر، دھوکہ اور عدمِ قدرت علی التسلیم پایا جاتا ہے۔

اس کی مثالیں فقہاء نے یوں دی ہیں:

جانور کے پیٹ میں موجود بچے کی فروخت، بھاگا ہوا غلام، بھاگا ہوا اونٹ یہ وہ اشیاء ہیں جن کے حصول پر بیچنے والے کو قدرت حاصل نہیں ہوتی اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خریدار تک پہنچ بھی سکیں گی یا نہیں۔ اسی لیے ایسی بیوع کو غرر کی بنا پر ناجائز قرار دیا گیا۔

حدیثِ حکیم بن حزامؓ کے پس منظر پر غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ نبی ﷺ کی ممانعت کی وجہ یہ اندیشہ تھا کہ بازار میں وہ چیز دستیاب نہ ہو قیمت میں اچانک فرق پڑ جائے یا بعد میں نزاع اور فساد پیدا ہو۔

موجودہ دور میں ڈراپ شپنگ کی مختلف صورتیں:

موجودہ ڈیجیٹل دور میں ڈراپ شپنگ کی صورت حال کئی حوالوں سے مختلف ہے، کیونکہ اب مصنوعات کی واضح تصاویر موجود ہوتی ہیں، مکمل تفصیلات فراہم کی جاتی ہیں سپلائی چین معلوم اور منظم ہوتی ہے اور سامان بآسانی خریدار تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ اگر ڈراپ شپر صرف ایجنٹ یا وکیل کے طور پر کام کرے اور دھوکے کا کوئی پہلو نہ ہو تو فقہی اعتبار سے یہ صورت جائز ہے بشرطیکہ درج ذیل شرائط پوری ہوں۔

ڈراپ شپنگ (بطور وکالت) کے جواز کی شرائط:

- چیز وہی ہو جو تصویر میں دکھائی گئی ہو
- تصویر اور حقیقت میں فرق نہ ہو۔ خوبصورت تصویر دکھا کر ناقص یا مختلف چیز بھیجنا صریح دھوکہ اور ناجائز ہے۔
- تفصیلات مکمل اور درست ہوں
- کوالٹی، میٹیریل، فنشنگ اور دیگر اوصاف وہی ہوں جو بیان کیے گئے ہوں۔
- وزن، مقدار یا سائز میں کوئی کمی بیشی نہ ہو
- اگر چیز ناپ تول والی ہو تو وزن بالکل درست ہونا چاہیے، ورنہ بیع فاسد ہو گی۔ اگر سائز والی ہو تو خریدار کا منتخب کردہ سائز ہی بھیجا جائے۔
- وقتِ ترسیل مقرر اور اس کی پابندی ضروری ہے۔
- جس وقت میں سامان پہنچانے کا وعدہ کیا گیا ہو، اسی وقت میں پہنچایا جائے۔
- جھوٹ اور تدلیس سے اجتناب کیا جائے
- اگر خریدار یہ پوچھے کہ آیا یہ چیز آپ کی اپنی ہے یا کسی اور کی، تو جھوٹ بولنا جائز نہیں۔ جھوٹ بھی غرر کے زمرے میں آتا ہے۔
- عیب یا خلافِ بیان صورت میں خریدار کو حقِ رد حاصل ہو۔
- اگر کوالٹی، سائز یا وصف میں فرق نکل آئے تو خریدار کو معاملہ فسخ کرنے کا پورا حق حاصل ہو گا، اور تمام اخراجات اس شخص پر ہوں گے جس نے دھوکہ کیا ہے۔

دوسری جائز صورت: بیع سلم اور استصناع:

ڈراپ شپنگ کی بعض صورتیں بیع سلم یا استصناع کے زمرے میں بھی داخل ہو سکتی ہیں، بشرطیکہ

- قیمت مکمل طور پر پیشگی ادا کی جائے
- چیز کی مقدار، وزن یا سائز واضح ہو
- قیمت متعین ہو

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

- وقتِ ترسیل طے شدہ ہو

جیسے فرنیچر یا کسی مخصوص ڈیزائن کی چیز کا آرڈر دیا جاتا ہے، حالانکہ وہ چیز اس وقت موجود نہیں ہوتی، لیکن ایڈوانس ادائیگی، واضح صفات اور مقررہ وقت کے ساتھ یہ معاملہ جائز ہے۔ اسی اصول پر اگر ڈراپ شپنگ میں ایڈوانس رقم لی جائے وہی چیز بغیر کمی بیشی کے فراہم کی جائے اور تمام شرائط پوری ہوں تو یہ صورت بھی جائز ہے، بلکہ فقہاء کے نزدیک یہ زیادہ مضبوط اور محفوظ صورت ہے۔

خلاصہ

حدیثِ حکیم بن حزامؓ کی ممانعت ہر اس بیع پر لاگو نہیں ہوتی جس میں چیز مجلسِ عقد میں موجود نہ ہو، بلکہ وہ بیوع ممنوع ہیں جن میں غرر، دھوکہ یا عدمِ قدرت علی التسلیم پایا جائے۔ اگر یہ خرابیاں نہ ہوں، اور معاملہ وکالت، سلم یا استصناع کے اصولوں کے مطابق ہو، تو ڈراپ شپنگ کی یہ صورتیں شرعاً جائز ہے۔

ڈراپ شپنگ کے فوائد:

1۔ کم سرمایہ کاری:

ڈراپ شپنگ کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس میں کم سرمایہ کاری کے ساتھ کاروبار کا آغاز کیا جا سکتا ہے۔ خاص طور پر وہ افراد جو نیا کاروبار شروع کرنا چاہتے ہیں، ان کے لیے یہ طریقہ نہایت آسان ہے، کیونکہ بڑی رقم لگانے کی ضرورت نہیں ہوتی ابتدائی سرمایہ بہت کم ہوتا ہے۔

2۔ دکان اور کرایہ کے اخراجات سے بچت

ڈراپ شپنگ میں فزیکل دکان یا بڑا شاپ کرایہ پر لینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ بجلی کے بل، پانی کے اخراجات، دکان کا کرایہ، مختلف ٹیکسز اور دیگر فکس اخراجات، یہ سب اخراجات نہیں ہوتے، جس کی وجہ سے مجموعی لاگت بہت کم ہو جاتی ہے۔

3۔ گودام (Warehouse) رکھنے کی ضرورت نہیں

ڈراپ شپنگ میں مال اسٹاک کر کے رکھنے کی ضرورت نہیں ہوتی گودام کے اخراجات سے نجات ملتی ہے سامان خراب ہونے یا ضائع ہونے کا خطرہ نہیں ہوتا کیونکہ تمام اسٹاک سپلائر کے پاس ہوتا ہے، اور ڈراپ شپر صرف آرڈر وصول کر کے سپلائر کو منتقل کرتا ہے۔

4۔ اسٹاک نہ بکنے کا خوف نہیں

روایتی کاروبار میں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ مال نہ بکا تو نقصان ہوگا، پرانا یا خراب ہو جائے گا جبکہ ڈراپ شپنگ میں چونکہ ڈراپ شپر کے پاس اپنا اسٹاک نہیں ہوتا اس لیے مال نہ بکنے یا خراب ہونے کا خطرہ نہیں رہتا، جو ایک بہت بڑا فائدہ ہے۔

5۔ کم اخراجات میں کاروبار کا انتظام

ڈراپ شپنگ میں اخراجات زیادہ تر ویب سائٹ یا آن لائن اسٹور بنانے پر مارکیٹنگ اور اشتہارات (Ads) پر ہوتے ہیں، جو فزیکل دکان کے مقابلے میں بہت کم ہوتے ہیں۔ اس طرح کم لاگت میں کاروبار چلایا جا سکتا ہے۔

6۔ جگہ کی پابندی نہیں

ڈراپ شپنگ کا ایک بڑا فائدہ یہ ہے کہ اسے کسی بھی جگہ بیٹھ کر کیا جا سکتا ہے جہاں انٹرنیٹ کی سہولت ہو، وہاں سے کاروبار ممکن ہے اس کے برعکس فزیکل کاروبار میں روزانہ دکان پر موجود ہونا پڑتا ہے آٹھ سے بارہ گھنٹے مسلسل وقت دینا پڑتا ہے جبکہ ڈراپ شپنگ میں یہ پابندی نہیں ہوتی۔

7۔ وقت کی لچک (Flexibility)

ڈراپ شپنگ میں وقت کی مکمل آزادی ہوتی ہے کاروبار کو پارٹ ٹائم یا فل ٹائم دونوں طریقوں سے کیا جا سکتا ہے یہ خصوصیت خاص طور پر طلبہ اور ملازمت پیشہ افراد کے لیے فائدہ مند ہے۔

8۔ نقصان کا خدشہ نسبتاً کم

چونکہ نہ اسٹاک خریدا جاتا ہے، نہ گودام رکھا جاتا ہے نہ فزیکل دکان کے فکس اخراجات ہوتے ہیں اس لیے ڈراپ شپنگ میں نقصان کا خدشہ فزیکل کاروبار کے مقابلے میں کم ہوتا ہے۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

نقصانات:

پاکستان میں واضح قانونی فریم ورک کا فقدان:

ڈراپ شپنگ کے حوالے سے پاکستان میں تاحال کوئی جامع اور واضح قانونی نظام یا مخصوص قانون موجود نہیں ہے۔اس قانونی خلا کی وجہ سے ڈراپ شپنگ کرنے والا اور سپلائر دونوں اپنی مرضی سے معاملات انجام دیتے ہیں،اور اکثر ان سے پوچھ گچھ کرنے والا کوئی مؤثر ادارہ موجود نہیں ہوتا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ خریدار کو دھوکے کا زیادہ سامنا کرنا پڑتا ہے اکثر وہ چیز بھیجی جاتی ہے جو خریدار نے آرڈر ہی نہیں کی ہوتی تصویر کچھ اور دکھائی جاتی ہے جبکہ حقیقت میں کوئی اور پروڈکٹ فراہم کی جاتی ہے یہ صورتِ حال خریدار کے لیے شدید نقصان اور عدم تحفظ کا باعث بنتی ہے۔

2۔پروڈکٹ پر مکمل کنٹرول نہ ہونا:

ڈراپ شپنگ میں ڈراپ شپر کے پاس پروڈکٹ پر مکمل اختیار نہیں ہوتا۔اس کا کردار صرف آرڈر لینے ادائیگی وصول کرنے اور آرڈر سپلائر کو منتقل کرنے تک محدود ہوتا ہے جبکہ کوالٹی، مقدار، سائز، رنگ اور پیکنگ سب کچھ سپلائر کے اختیار میں ہوتا ہے۔اگر سپلائر ناقص سامان بھیج دے مقدار یا معیار میں کمی کر دے یا خریدار کی ہدایات کے خلاف پروڈکٹ فراہم کرے تو اس کا براہِ راست الزام ڈراپ شپر پر آتا ہے، جس سے اس کی ویب سائٹ، سوشل میڈیا پیج اور کاروباری ساکھ کو شدید نقصان پہنچ سکتا ہے۔

3۔ریٹرن اور ریفنڈ کے مسائل

اگر خریدار کو غلط سامان موصول ہو، خراب یا ناقص چیز ملے یا وہ چیز موصول ہو جو آرڈر نہیں کی گئی تھی تو ریٹرن اور ریفنڈ کا مرحلہ نہایت پیچیدہ ہو جاتا ہے۔اکثر سپلائر ریٹرن قبول نہیں کرتا شپنگ کے اضافی اخراجات پیدا ہوتے ہیں اور مالی نقصان ڈراپ شپر کو برداشت کرنا پڑتا ہے یہ تمام عوامل ڈراپ شپنگ کو ایک غیر محفوظ کاروباری ماڈل بنا دیتے ہیں۔

4۔سپلائر کی نااہلی یا وعدہ خلافی

اگر سپلائر اسٹاک ختم ہونے کے باوجود اطلاع نہ دے ڈیلیوری میں تاخیر کرے یا آرڈر مکمل نہ کرے تو خریدار ناراض ہوتا ہے شکایات بڑھتی ہیں اور کاروبار کی ساکھ متاثر ہوتی ہے حالانکہ اصل کوتاہی سپلائر کی ہوتی ہے، مگر اس کے نتائج ڈراپ شپر کو بھگتنا پڑتے ہیں۔

5۔فقہی اختلافات اور شرعی پیچیدگیاں

ڈراپ شپنگ میں قبضہ اور ملکیت کے حوالے سے فقہی اختلاف پایا جاتا ہے۔بعض صورتوں میں غرر (غیر یقینی) دھوکہ اور عدمِ قدرت علی التسلیم جیسے عناصر پائے جا سکتے ہیں۔اگر شرعی شرائط کا خیال نہ رکھا جائے تو بعض صورتیں شرعاً ناجائز اور دینی اعتبار سے محلِّ اشکال بن سکتی ہیں۔

6۔اشتہارات پر مکمل انحصار

ڈراپ شپنگ کا پورا کاروبار عموماً فیس بک ایڈز یا دیگر ڈیجیٹل پلیٹ فارمز پر منحصر ہوتا ہے۔اگر اشتہاری اکاؤنٹ بند ہو جائے یا اشتہارات مہنگے ہو جائیں تو کاروبار فوراً متاثر ہوتا ہے اور نقصان کا شدید اندیشہ پیدا ہو جاتا ہے۔

خلاصہ:

ڈراپ شپنگ جدید دور کا ایک نمایاں آن لائن کاروباری ماڈل ہے جس میں بیچنے والا خود سامان ذخیرہ نہیں کرتا بلکہ آرڈر موصول ہونے کے بعد سپلائر یا مینوفیکچرر کے ذریعے سامان خریدار تک پہنچوایا جاتا ہے۔اس نظام کی کشش کم سرمائے، کم اخراجات اور آسان آغاز کی وجہ سے ہے، تاہم اس کے ساتھ عملی، قانونی اور شرعی پہلوؤں کا ادراک بھی نہایت ضروری ہے۔

جائز صورتوں کے اعتبار سے ڈراپ شپنگ اس وقت درست اور قابلِ قبول ہو سکتی ہے جب اسے شرعی اصولوں کے مطابق ترتیب دیا جائے۔اگر ڈراپ شپر خود کو بطور وکیل یا ایجنٹ متعارف کر کے کام کرے، یعنی وہ سپلائر کے سامان کی تشہیر کرے اور فروخت پر طے شدہ کمیشن حاصل کرے، تو یہ صورت بیع بالوکالہ کے زمرے میں آتی ہے اور جائز ہے، بشرطیکہ کسی قسم کا دھوکہ، جھوٹ یا ابہام نہ ہو۔اسی طرح اگر معاملہ بیع سلم یا استصناع کی صورت میں ہو، یعنی قیمت پیشگی ادا کی جائے، سامان کی مقدار، معیار، سائز اور وقتِ ترسیل واضح طور پر متعین ہوں، تو یہ صورت بھی فقہی اصولوں کے مطابق جائز ہے۔ان تمام جائز صورتوں میں بنیادی شرط یہ ہے کہ خریدار کو وہی چیز فراہم کی جائے جو دکھائی گئی ہو، اور اس میں کسی قسم کی کمی بیشی، غلط بیانی یا تاخیر نہ ہو۔

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

فوائد کے لحاظ سے ڈراپ شپنگ کم سرمایہ کاری میں کاروبار شروع کرنے کا موقع فراہم کرتی ہے، گودام رکھنے، اسٹاک سنبھالنے اور بڑے آپریشنل اخراجات سے بچاتی ہے، اور کاروبار کو کسی بھی جگہ بیٹھ کر چلانے کی سہولت دیتی ہے۔اس کے ساتھ مال کے خراب ہونے یا نہ بکنے کا خطرہ بھی نسبتاً کم ہوتا ہے۔تاہم ڈراپ شپنگ میں ڈراپ شپر کو نقصانات کم اور خریدنے والے کو زیادہ ہونے کا اندیشہ ہے۔کیونکہ کی سپلائر پر مکمل انحصار ہونے کی وجہ سے پروڈکٹ کے معیار، بروقت ترسیل اور کسٹمر سروس پر ڈراپ شپر کا براہِ راست کنٹرول نہیں ہوتا۔پاکستان میں واضح قانونی ضابطوں کی عدم موجودگی کے باعث خریدار کے حقوق متاثر ہو سکتے ہیں اور دھوکے کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ فقہی اعتبار سے اگر قبضہ، ملکیت اور غرر کی شرائط پوری نہ ہوں تو معاملہ ناجائز ہو سکتا ہے۔اشتہارات پر زیادہ انحصار اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کی پالیسی تبدیلیاں بھی کاروبار کے لیے خطرہ بن سکتی ہیں۔

نتیجتاً ڈراپ شپنگ نہ تو مطلقاً ناجائز ہے اور نہ ہی ہر صورت میں جائز۔اس کا شرعی اور عملی جواز اس بات پر موقوف ہے کہ آیا معاملہ شفاف، واضح اور غرر سے پاک ہے یا نہیں۔اگر ڈراپ شپنگ کو وکالت، سلم یا استصناع جیسے جائز فقہی سانچوں میں ڈھال کر، تمام شرائط کی پابندی کے ساتھ انجام دیا جائے تو یہ ایک قابلِ قبول اور مفید کاروباری ذریعہ ہے۔بصورتِ دیگر، غفلت اور بے احتیاطی اسے نقصان دہ اور شرعاً محلِ اشکال بنا سکتی ہے۔

نتائج:

اس تفصیلی بحث کے بعد درج ذیل نتائج سامنے آتے ہیں:

ڈراپ شپنگ بذاتِ خود نہ مطلقاً جائز ہے اور نہ ہی مطلقاً ناجائز بلکہ اس کا حکم طریقۂ کار، شرائط اور عملی صورتِ حال کے اعتبار سے بدلتا رہتا ہے۔اصل اختلاف قبضہ، ملکیت اور غرر (دھوکے) کے پہلو سے پیدا ہوتا ہے۔شرعی ممانعت کی اصل علت غرر اور دھوکہ ہے، نہ کہ محض عدمِ ملکیت جیسا کہ امام ابن تیمیہؒ اور امام ابن قیمؒ کی تصریحات سے واضح ہوتا ہے کہ حدیثِ حکیم بن حزامؓ میں ممانعت کا سبب ایسی بیع ہے جس میں عدمِ قدرت علی التسلیم، جھگڑے اور فساد کا اندیشہ ہو۔ڈراپ شپنگ کی جائز صورتیں فقہی اصولوں کے تحت موجود ہیں اگر ڈراپ شپر بطور وکیل یا ایجنٹ کام کرے، یا معاملہ بیع سلم یا استصناع کے دائرے میں ہو، اور تمام شرائط (قیمت، مقدار، معیار، وقتِ ترسیل) واضح ہوں، تو یہ صورتیں شرعاً درست ہے۔

شفافیت اور صداقت ڈراپ شپنگ کے جواز کی بنیادی شرط ہے تصویر، تفصیل، معیار، وزن، سائز اور رنگ میں کسی قسم کی کمی بیشی یا غلط بیانی ناجائز اور گناہ کے زمرے میں آتی ہے، اور ایسی صورت میں خریدار کو حقِ فسخ حاصل ہوتا ہے۔عملی سطح پر ڈراپ شپنگ میں خطرات بھی موجود ہیں سپلائر پر مکمل انحصار، معیار پر کنٹرول کی کمی، تاخیرِ ترسیل اور قانونی خلا خریدار اور بیچنے والے دونوں کے لیے نقصان دہ ہو سکتے ہیں۔

ڈیجیٹل دور میں فقہی اصولوں کی تطبیق ممکن ہے جدید ٹیکنالوجی کے باعث آج اشیاء کی مکمل تفصیل، تصویر اور ترسیل کا نظام واضح ہوتا ہے، جس سے غرر کا امکان کم کیا جا سکتا ہے، بشرطیکہ شرعی حدود کی پابندی کی جائے۔

اگر ڈراپ شپنگ میں دھوکہ، ابہام اور ناانصافی سے بچا جائے، اور اسے وکالت یا بیع سلم جیسے جائز فقہی سانچوں میں منظم کیا جائے، تو یہ نہ صرف شرعاً قابلِ قبول ہو سکتی ہے بلکہ جدید معیشت میں ایک مفید کاروباری ذریعہ بھی بن سکتی ہے۔

سفارشات:

ڈراپ شپنگ کے حوالے سے پاکستان میں تاحال کوئی جامع اور واضح قانونی فریم ورک موجود نہیں ہے، جس کے باعث خریدار اور فروخت کنندہ دونوں مختلف مسائل کا شکار ہوتے ہیں۔اس تناظر میں درج ذیل سفارشات پیش کی جاتی ہیں:

قانونی و سرکاری پلیٹ فارم کا قیام: حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ ڈراپ شپنگ اور آن لائن تجارت کے لیے ایک باقاعدہ سرکاری یا سرکاری نگرانی میں چلنے والا پلیٹ فارم قائم کرے، جہاں خریدار اور فروخت کنندہ دونوں رجسٹر ڈ ہوں۔اس پلیٹ فارم کے ذریعے خریدار کے حقوق کا تحفظ یقینی بنایا جا سکے اور کسی بھی قسم کے دھوکے یا نقصان کی صورت میں فوری دادرسی ممکن ہو۔

اسلامی تقاضوں کے مطابق قانون سازی:

ڈراپ شپنگ سے متعلق قوانین شریعتِ اسلامی کے اصولوں کے مطابق مرتب کیے جائیں، تاکہ غرر (دھوکا)، فریب اور غیر یقینی معاملات سے بچا جا سکے۔اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ فروخت کی جانے والی چیز وہی ہو جو دکھائی گئی ہو، اور خریدار کو مکمل اور درست معلومات فراہم کی جائیں۔

قیمتوں اور منافع کی حد کا تعین:

ISSN E: 3006-1466
ISSN P: 3006-1458
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
CJSSR
CONTEMPORARY JOURNAL OF SOCIAL SCIENCE REVIEW
Vol.03 No.04 (2025)

حکومت کو چاہیے کہ ڈراپ شپنگ کے کاروبار میں حد سے زیادہ منافع خوری اور استحصال کی روک تھام کے لیے قیمتوں اور منافع کی ایک مناسب حد مقرر کرے، تاکہ نہ خریدار کو غیر ضروری نقصان ہو اور نہ ہی مارکیٹ میں بے اعتدالی پیدا ہو۔

ریٹرن اور ریفنڈ پالیسی کا نفاذ:

ایک واضح اور لازمی ریٹرن و ریفنڈ پالیسی نافذ کی جائے، جس کے تحت اگر خریدار کو ناقص، مختلف یا غیر مطلوبہ سامان موصول ہو تو وہ بغیر کسی پیچیدگی کے سامان واپس کر سکے اور اپنی رقم حاصل کر سکے۔

سپلائر اور ڈراپ شپر کی جواب دہی:

ڈراپ شپنگ میں شامل سپلائرز اور ڈراپ شپرز کے لیے قانونی جواب دہی کا نظام قائم کیا جائے، تاکہ کسی بھی بدعنوانی، تاخیر یا دھوکے کی صورت میں ذمہ دار فریق کا تعین کیا جا سکے اور مناسب کارروائی عمل میں لائی جا سکے۔

شکایات کے ازالے کا مؤثر نظام:

حکومت کی سطح پر ایک مؤثر شکایتی نظام (Complaint Redressal Mechanism) قائم کیا جائے، جہاں آن لائن خرید و فروخت سے متعلق شکایات کو بروقت سنا اور حل کیا جا سکے۔